ماتمی ہوں میں

میں بنتِ مصطفیٰؐ کی دعا ماتمی ہوں میں
ہے خاص مجھ پہ رب کی عطا ماتمی ہوں میں
ہے خاک میری خاکِ شفا ماتمی ہوں میں
کرب و بلا ہے کعبہ میرا ماتمی ہوں میں

عشقِ حسینؑ ہی سے سجایا گیا مجھے
ماتم کے واسطے ہی بنایا گیا مجھے

خلقت ہوئی ہے غم یہ منانے کے واسطے
آنکھیں ملی ہیں اشک بہانے کے واسطے
پائی زبان نوحہ سنانے کے واسطے
پاؤں ملے جلوس میں جانے کے واسطے

سینہ غمِ حسینؑ کی تحریر کے لئے
میری کمر ہے ماتمِ زنجیر کے لئے

سب موسموں میں ایک ہی موسم کا انتظار
بزمِ خوشی میں مجھکو رہِ غم کا انتظار
مجلس کا اور حلقہِ ماتم کا انتظار
کرتا ہوں سال بھر میں محرم کا انتظار

یہ انتظارِ غم نہ کبھی کم کروں گا میں
تربت میں بھی حسینؑ کا ماتم کروں گا میں

230

مجھکو غمِ حسینؑ منانے کا شوق ہے
مجلس میں جا کے حلقہ بنانے کا شوق ہے
دنیا کو اپنی جان بچانے کا شوق ہے
حلقے میں مجھکو خون بہانے کا شوق ہے
شامل وفا ہے اس لئے میری اساس میں
کعبے کی مثل رہتا ہوں کالے لباس میں

منصب میرا الگ ہے قبیلہ میرا جدا
عباسِ باوفاؑ ہے قبیلے کا رہنما
بیماریوں میں خاکِ شفا ہے میری دوا
ہے مجلسِ حسینؑ کا لنگر میری غذا
احسان مجھ پہ یہ بھی ہے ربِ جلیل کا
تِشنہ لبی میں پیتا ہوں پانی سبیل کا

سمجھے گا کوئی کیسے بھلا انتہا میری
مقبولِ بارگاہِ خدا ہے دعا میری
رہتی ہے یاحسینؑ ہمیشہ صدا میری
خلقت ہوئی ہے عام بشر سے جدا میری
شبیرؑ کا کرم ہے کہ میں نیک نام ہوں
میں خواہشِ بتول علیہ السلام ہوں

230

ہر اِک وجود چار عناصر سے ہے بنا
میں ماتمی ہوں میرے عناصر ہیں کچھ جدا
میری ہوا ہے پرچمِ عباسؑ کی ہوا
مٹی ہے میری رب کی قسم خاکِ کربلا
پانی ہے چشمِ عابدِؑ مضطر کی دھار سے
اور آگ لی گئی ہے میری ذوالفقار سے

رتبہ ملا ہے ہم کو یہ پروردگار سے
ماتم ہمیشہ کرتا رہا ہوں وقار سے
یہ اختیار پایا شہہِ ذوالفقار سے
فطوؤں کے سر کو کاٹا ہے ماتم کے وار سے
کرتا ہوں بے نقاب میں رُخ ہر پلید کا
ماتم سے میرے دکھتا ہے سینہ یزید کا

مولا میرا حسینؑ بڑا بے نیاز ہے
میں کیا کہ انبیاء کا بھی وہ چارہ ساز ہے
یہ بات ہی تو میرے لئے وجہِ ناز ہے
نوحہ میری اذان ہے ماتم نماز ہے
فرشِ عزا پہ کون ہے سر جسکا خم نہیں
میرے لئے یہ فرش مصلے سے کم نہیں

230

کب وسعتِ جہاں میں سمائے ہیں میرے ہاتھ
میرے وجود نے ہی اٹھائے ہیں میرے ہاتھ
دستِ خدا نے آپ سجائے ہیں میرے ہاتھ
عباسِؑ باوفا نے بنائے ہیں میرے ہاتھ
ماتم کناں جب عالمِ محشر میں آؤں گا
یہ ہاتھ میں جری کے علم پر چڑھاؤں گا

ہر ماتمی کو جان سے پیاری ہے کربلا
خونِ حسینؑ نے جو نکھاری ہے کربلا
ہارے گی اور نورؔ نہ ہاری ہے کربلا
ہر ماتمی کی شکل میں جاری ہے کربلا
سایہ ہے ماتمی پہ شہہِ مشرقینؑ کا
ہر ماتمی ہے ایک سپاہی حسینؑ کا